سوال

ین منٹ(179) تا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ب کے بعد احتیاطاً دو تین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے اس "احتیاط" کی شرعاً کیا حیثیت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے مطابق افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی کبھار ایک دو منٹ تاخیر ہو جائے تو چنداں حرج نہیں البتہ احتیاط کے پیش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے رسول اللہ صلی اللہ عا

لہ دوسرا تاخیر سے روزہ سے کھولتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں (ان میں کون سنت کے مطابق عمل کرتا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا کہ جلدی کرنے والا کون ہے ؟ ہم نے عرض کیا کہ
م1099)

م1957)

یہ :6/209)

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے جب تک وہ روزہ افطار کرنے کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار نہیں کریں گے ۔ (بیہقی4/238)

ظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے ۔ (جامع ترمذی : کتاب الصوم)

تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کہ سواری سے اتر کر ستو تیار کرو" عرض کیا گیا کہ ابھی تو دن کی روشنی نظر آرہی ہے زرا تاخیر کر لی جائے بہتر ہو گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : کہ
م110)

کر دینا چاہیے احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے اسے یہود و نصاریٰ کی علامت بتایا گیا ہے ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:208